Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A.J. Wensinck: His Life, Scholarship, and Critical Perspectives on Islamic Theology

اے۔جے وینسنک کا سوانحی خاکہ اور اس کے افکار کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Muhammad Samiullah** (Corresponding Author)
   Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan.
   Email: **muhammad.samiullah@umt.edu.pk**
2. **Qudsia Samiullah**
   Ph.D. Scholar, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan.

Citation

Samiullah, Dr. Muhammad, and Qudsia Samiullah." A.J. Wensinck: His Life, Scholarship, and Critical Perspectives on Islamic Theology."*Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025):708 −725.

Submission Timeline

Received: Mar 23, 2025
Revised: April 10, 2025
Accepted: April 27, 2025
Published Online: May 18, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

A.J. Wensinck: His Life, Scholarship, and Critical Perspectives on Islamic Theology

اے۔جے وینسنک کا سوانحی خاکہ اور اس کے افکار کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ

☆ڈاکٹر محمد سمیع اللہ ☆قدسیہ سمیع اللہ

Abstract

Arent Jan Wensinck (1882–1939), a prominent Dutch scholar, made significant contributions to Islamic and Christian mystical theology, Semitic languages, and oriental history. His academic journey spanned universities in Utrecht, Leiden, Berlin, and Heidelberg, where he developed expertise in Arabic, Hebrew, Syriac, and Aramaic. Wensinck is renowned for his monumental work on Hadith indexing, al-Muʿjam al-Mufahras li Alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī, which remains a critical resource for Islamic studies. However, his research on Islamic creeds, notably in The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development, introduced controversial ideas, such as the historical evolution of Islamic beliefs. Wensinck argued that Islamic creed was not fully formed during the Prophet Muhammad's (PBUH) lifetime and developed over three centuries. His analysis of the Qur'an and Hadith also raised criticisms, particularly his interpretation of repetitive verses and varied narrations as contradictions. This paper critically examines Wensinck's methodology, highlighting his intellectual gaps, such as his misunderstanding of Qur'anic repetition and Hadith variations. It further explores how Wensinck's Western lens influenced his conclusions about Islamic theology, failing to appreciate the contextual and situational delivery of Islamic creeds. Despite these shortcomings, Wensinck's contributions, especially in Hadith scholarship, remain invaluable, and his work continues to be a subject of both admiration and critique in contemporary Islamic studies.

Keywords: A.J. Wensinck, Islamic Creed, Hadith Indexing, Orientalism, Qur'anic Repetition, Islamic Theology

تعارف موضوع

اَیَرنٹ جان وَینْسِنک(Arent Jan Wensinck)، معروف ڈچ اسکالر، شامی صوفیانہ علم الکلام کے ماہر، سامی زبانوں کے استاد اور مشہور مورخ تھے۔وہ ۷ نومبر ۱۸۸۲ کو مغربی ہالینڈ کے ایک قصبے ایلفن آن دَن ریجن(Alphen aan den Rijn)میں پیدا ہوئے۔اُن کے والدجان ہرمن ونسنک (Johan Herman Wensinck) ایک اصلاح پسند پادری تھے جنہوں نے اپنے بیٹے کو "ایمرز فوورٹ"(Amersfoort)کے ایک ہائی اسکول میں ابتدائی تعلیم دلوائی۔ ۱۹۰۱ء میں اپنے والد کی فکر کے مطابق، اٹریشت یونیورسٹی (University of Utrecht)میں علم الکلام کی تخصیص میں داخلہ لیا۔ایک سیمیسٹر کے بعد، ونسنک نے سامی زبانوں میں دلچسپی کے باعث داخلہ لیااور ۱۹۰۲ء کے امتحان میں امتیازی درجہ حاصل کیا۔ ۱۹۰۴ء میں لیڈن یونیورسٹی کے ماہرِ عربیات اور عبرانی کے دو پروفیسرز، مائیکل جان

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان۔
☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان۔

دی گوئج[1] (Michael Jan de Goeje) اور کرسٹن سناؤک ہرگرونجی[2] (Christiaan Snouck Hurgronje) کی نگرانی میں اپنی تعلیم کو آگے بڑھاتے ہوئے ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو ڈاکٹریٹ کے امتحانات دیے۔ دریں اثناء وہ عبرانی اور آرامی زبانوں کے علاوہ شامی اور عربی زبان و ثقافت پر بھی برلن اور ہیڈل برگ کے اداروں میں اسباق لیتے رہے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء کو انہیں "محمد اور یہودِ مدینہ" (Mohammed und die Juden zu Medina) کے عنوان پر تحقیق کے نتیجے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔

تدریس و تحقیق:

ونسنک نے اپنی پیشہ وارانہ سرگرمیوں کا آغاز، اٹریشت (Utrecht) کے ایک پرائیویٹ شامی سیکنڈری اسکول میں، عبرانی زبان کے استاد کے طور پر کیا۔ علومِ کلام میں اپنی تحقیق کو جاری رکھتے ہوئے بعد ازاں انہوں نے اپنے وقت کے مشہور ہالینڈی مستشرق، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں سلجوکی تاریخ کے مصنف، سر مارٹن ہاؤٹسما[3] کے ادارے میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۱۲ء میں ونسنک، لائیڈن یونیورسٹی میں عبرانی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ اسی سال ۱۳ اکتوبر کو انہوں نے ماریہ الزبیتھ نامی خاتون سے شادی کی جس سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ ۱۹۲۷ سے ۱۹۲۸ء تک وہ لائیڈن یونیورسٹی کے عربی، عبرانی، سریانی شعبہ جات اور زبانوں کے پروفیسر اور یونیورسٹی ریکٹر رہے۔ فکری حوالے سے وہ ہالینڈ کے اصلاح پسند چرچ سے منسلک تھے جس پر انہوں نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک مختصر کتابچہ بھی لکھا جس میں انہوں نے اپنی فکر کے مختلف زاویوں پر روشنی ڈالی۔

ونسنک نے بلادِ عرب خصوصاً مصر، شام وغیرہ کے کئی تحقیقی اسفار بھی کیے۔

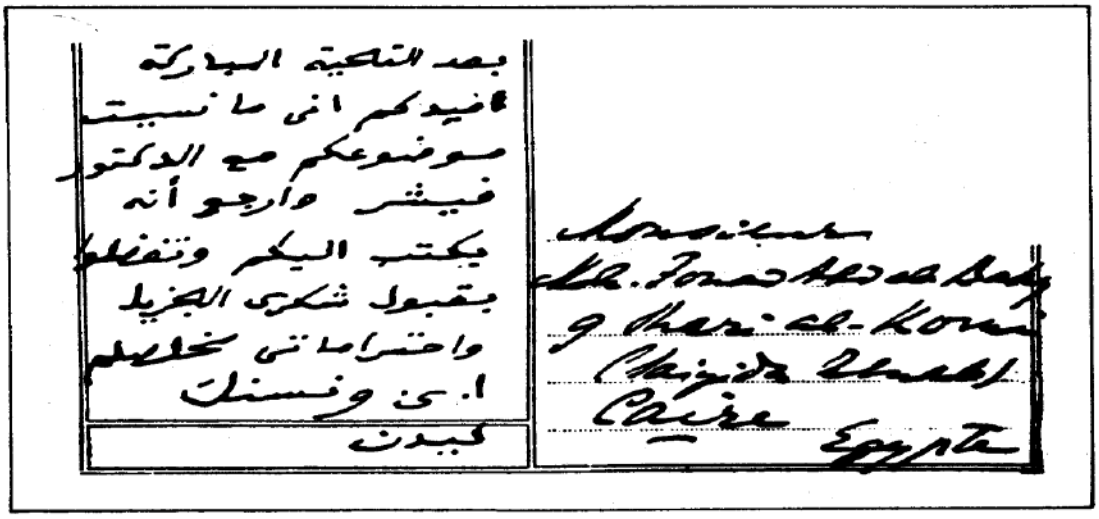

نموذج من خط فنسنك على بطاقة بريدية

---

[1]. Chisholm, Hugh, *Encyclopaedia Britannica* (Cambridge: Cambridge University Press, 1911 CE), 11.

[2] Van Koningsveld, P.S., *Snouck Hurgronje's "Izhaar oel-Islam": een veronachtzaamd aspect van de koloniale geschiedenis* (Leiden: n.p., 1982 CE).

[3]. تھیوڈر ہاؤٹسما ایک ہالینڈی مستشرق تھے جو کہ رائل نیدرلینڈ اکیڈمی آف آرٹس اینڈ سائنسز کے فیلو بھی رہے۔ یہ سلجوکی تاریخ کے ماہر تاریخ دان تھے۔ ان کی وجہ شہرت کی بنیاد ان کا "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" کے پہلے ایڈیشن (۱۹۱۳۔۱۹۳۸) کا ایڈیٹر ہونا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے:
Houtsma, Martijn Theodoor, "Obituary Notices," *Journal of the Royal Asiatic Society* (Cambridge: Cambridge University Press, 1947 CE), 79(2): 136.

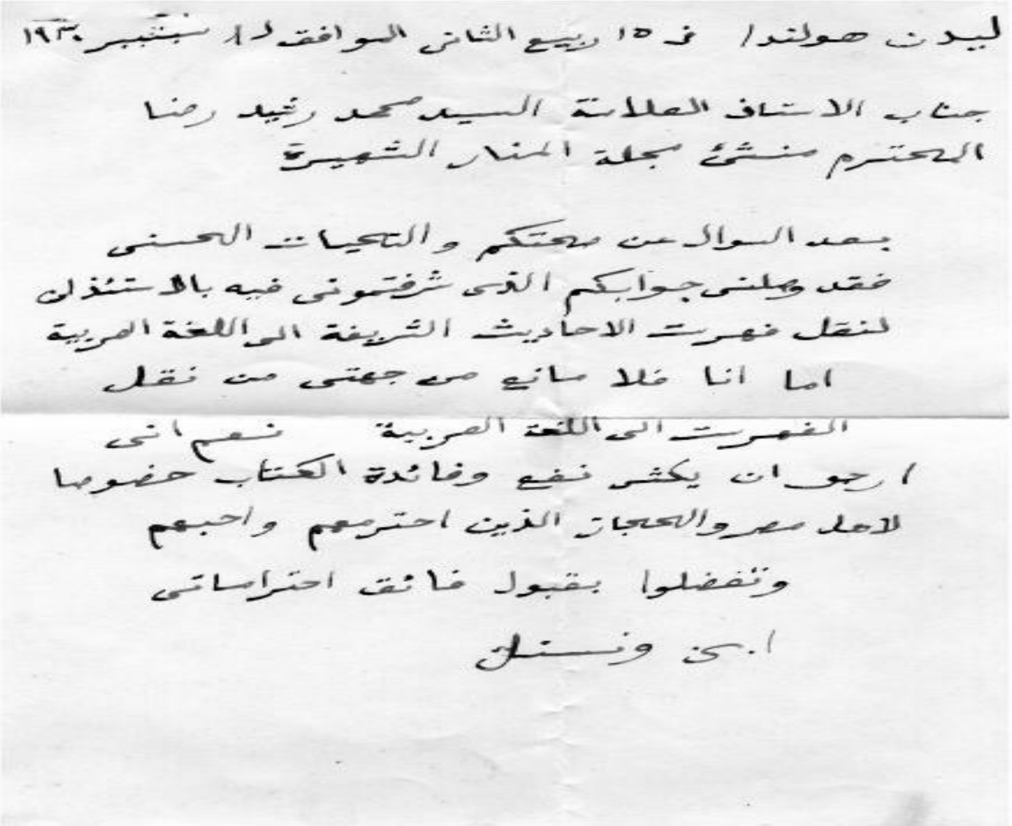
ليدن هولندا في ١٥ ربيع الثاني الموافق ١ سبتمبر ١٩٣٠

جناب الاستاذ العلامة السيد محمد رشيد رضا
المحترم منشئ مجلة المنار الشهيرة

بعد السؤال عن صحتكم والتحيات الحسنى
فقد وصلني جوابكم الذي شرفتموني فيه بالاستئذان
لنقل فهرست الاحاديث الشريفة الى اللغة العربية
اما انا فلا مانع من جهتي من نقل
الفهرست الى اللغة العربية نعم اني
ارجو ان يكثر نفعه وفائدة الكتاب خصوصا
لاهل مصر والحجاز الذين احترمهم واحبهم
وتفضلوا بقبول فائق احتراماتي

ا. ي. ونسنك

A letter to Rashid Rida written by Arent Jan Wensinck (September 1, 1930). The letter is preserved at the Rashid Rida family archive in Cairo.

وینسنک کی تصنیفات کا طباعتی جائزہ:

کتابیات کے سب سے بڑے عالمی ادارے، ورلڈ کیٹ (WorldCat)[4] کے مطابق، اے۔جے وینسنک کی تصنیفی کاوشیں، آٹھ زبانوں میں ۹۱۲ پبلی کیشنز میں ۲۸۴ تصنیفی کام ہیں جو دنیا کی ۵،۰۰۴ لائبریری ریکارڈز میں ہیں۔ ورلڈ کیٹ کے ریکارڈ کے مطابق، وینسنک کی تالیفات کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

* وینسنک کی تالیف **Concordance et indices de la tradition musulmane : les six livres, le Musnad d'al-Dārimī, le Muwatta' de Mālik, le Musnad de Ahmad ibn Hanbal**[5] اس لحاظ سے سر فہرست ہے جس کے ۱۹۳۳ء سے ۱۹۹۲ء تک سب سے زیادہ 91 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور دنیا کی 321 لائبریریز میں موجود ہیں۔
* اسی طرح وینسنک کی 154 صفحات پر مشتمل تصنیف **Muhammad and the Jews of Medina**[6] کے ۱۹۰۸ء سے ۱۹۸۲ء تک 36 ایڈیشن دنیا کی چار زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں جو دنیا کی ۲۰۹ لائبریریوں کی زینت ہیں۔

---

[4] ۔"ورلڈ کیٹ" ۱۷۰ ممالک و ریاستوں کی 72,000 لائبریریوں کا جامع عالمی کیٹلاگ ہے جو آن لائن کمپیوٹر لائبریری سنٹر (OCLC) کے عالمی اشتراک کا حصہ ہے۔ WorldCat کے اس نظام کی بنیاد ۱۹۶۷ء میں فریڈ کلگور (Fred Kilgour) نے رکھی، ۱۹۷۱ء میں پہلی تفصیلی فہرست (کیٹلاگ) ترتیب دیا گیا۔ نومبر ۲۰۱۴ء تک 485 زبانوں میں دو ارب کے لگ بھگ فزیکل اور ڈیجیٹل انفرادی، اجتماعی لائبریریز اور مجموعوں کے ۳۳۰ ملین ریکارڈز موجود تھے۔ ورلڈ کیٹ، کتابیات کا دنیا کا سب سے بڑا ڈیٹا بیس ہے۔ [مزید تفصیل کے لیے:
WorldCat, "What is WorldCat?" (n.p.: worldcat.org, 2016 CE), https://www.worldcat.org.

[5] . Wensinck, Arend Jan, *Concordance et indices de la tradition musulmane: les six livres, le Musnad d'al-Darimi, le Muwatta' de Malik, le Musnad de Ahmad ibn Hanbal* (Leiden: Brill, 1936–1988 CE), 1–8.

* اس کی شہرۂ آفاق تالیف The Muslim creed : its genesis and historical development[7]، ۱۹۳۲ء سے ۲۰۱۳ء تک 32 بار انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے اور دنیا کے 844 مکتبوں میں موجود ہے۔
* وینسنک کی A handbook of early Muhammadan tradition, alphabetically arranged[8] ۱۹۲۷ء سے ۱۹۷۱ء تک 31 ایڈیشن دنیا کی تین زبانوں میں چھپ چکے ہیں جو ورلڈ کیٹ کی 401 رکن لائبریریز میں موجود ہیں۔
* افکارِ غزالی سے متعلق کتاب La pensée de Ghazzālī[9]، ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۹ء تک 17 بار تین مختلف زبانوں شائع ہو کر ورلڈ کیٹ کی 183 رکن لائبریریوں کا حصہ ہے۔
* مغربی سامی ادب پر اس کی تصنیف The ocean in the literature of the western Semites[10]، ۱۹۱۸ء سے ۱۹۶۸ء تک 15 ایڈیشنز شائع ہو چکے ہیں اور دنیا کی 152 لائبریریز کے کیٹیلاگ کا حصہ ہیں۔
* مختلف ادیان میں تدفین کی روایات اور رسوم کی بنیاد اور ان کے باہمی تعلق کے بارے میں Some Semitic rites of mourning and religion : studies on their origin and mutual relation[11] وینسنک کی تالیف کے اب تک 13 ایڈیشن چھپ کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔
* مشرقی تصوف اور ملکِ شام میں اس کے وسائل و اثرات پر وینسنک کی تصنیف Legends of Eastern saints, chiefly from Syriac sources، ۱۹۱۱ء سے ۲۰۰۵ء تک 13 ایڈیشنز عربی اور انگریزی میں چھپ چکے ہیں۔[12]
* یہودی نصاباتِ تعلیم اور ریاستی ذمہ داری کے حوالے سے Semietische Studiën uit de nalatenschap کے اب تک ۱۴ ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔[13]
* سامی زبانوں کے نسلی پہلوؤں پر Some aspects of gender in the Semitic languages وینسنک کا 70 صفحات کے اس رسالہ کے بھی 14 ایڈیشن انگریزی اور ولندیزی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔[14]

---

6 . Wensinck, Arend Jan, *Muhammad and the Jews of Madina* (Freiburg im Breisgau: K. Schwarz, 1975 CE).

7 . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development* (London: Frank Cass, 1965 CE), 304.

8 . Wensinck, Arend Jan, *A Handbook of Early Muhammadan Tradition, Alphabetically Arranged* (Leiden: E.J. Brill, 1971 CE), xviii, 268.

9. Wensinck, Arend Jan, *La pensée de Ghazzālī* (Paris: n.p., 1940 CE), ii, 201.

10 . Wensinck, Arend Jan, *The Ocean in the Literature of the Western Semites* (Wiesbaden: Sändig, 1968 CE), xi, 66.

11 . Wensinck, Arend Jan, *Some Semitic Rites of Mourning and Religion: Studies on Their Origin and Mutual Relation* (Amsterdam: Johannes Müller, 1917 CE), xi, 101.

12 . Wensinck, Arend Jan, *Legends of Eastern Saints: Chiefly from Syriac Sources* (Piscataway, N.J.: Gorgias Press, 2005 CE), 2 vols.

13 . Wensinck, Arend Jan, *Semietische Studiën uit de nalatenschap* (Leiden: A.W. Sijthoff, 1941 CE), 212.

* اے جے وینسنک کی وجہِ شہرت، احادیثِ نبویہ کا اشاریہ ہے۔المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوى : عن الكتب الستة وعن مسند الدارمى موطأ مالك ومسند أحمد بن حنبل۔۸ مجلدات پر مشتمل یہ اعشاریہ ۴۰ سم کے بڑے سائز میں عربی زبان میں شائع ہوا۔۱۹۳۱ء سے ۱۹۹۲ء تک اس کے 14 ایڈیشنز فرانسیسی اور عربی زبان کے مقدمے کے ساتھ چھپ چکے ہیں اور دنیا کی ۷۳ لائبریریوں کی زینت ہیں۔[15] وینسنک نے ۱۹۳۳ء میں احایث کے اس اشاریہ کا کام شروع کیا جسے، ونسنک کی ۱۹۳۹ء میں وفات کے بعد، وان لون، دی ہاس نے استاد محمد فواد عبدالباقی، بروکلمان کی معاونت سے سات جلدوں میں ۱۹۳۶ء کو لیڈن سے شائع کرنا شروع کیا جو ۱۹۶۹ء میں تکمیل کو پہنچا۔اس اشاریے کی ترتیب و تدوین میں اپنے وقت کے مشہور مستشرقین مثلاً برنارڈ لیوس، شارل بیلا، جوزف شاخت وغیرہ شریک رہے جنہوں نے ۱۹۵۷ء میں لائیڈن سے جدید اسلوب پر شائع کیا۔بعد ازاں فواد عبدالباقی نے اسے عربی زبان میں منتقل کیا اور "مفتاح كنوز السنة" کے عنوان سے شائع کیا۔

* زمینی اور جغرافیائی مغربی تصورات کے بارے میں ۶۸ صفحات کا ایک رسالہ انگریزی زبان میں The ideas of the western Semites concerning the navel of the earth پہلی بار ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا جس کے اب تک ۱۲ ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔[16]

* عربی سالِ نَو سے متعلق وینسنک کا ۴۱ صفحات کا مختصر رسالہ **Arabic New-Year and the Feast of Tabernacles** عربی اور جرمن زبانوں میں پہلی بار ایمسٹرڈیم سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا۔جس کے اب تک دس (۱۰) ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور دنیا بھر میں 81 ممبر لائبریریز میں یہ رسالہ موجود ہے۔[17]

* ۱۹۳۹ء میں ونسنک کے تلامذہ نے ۷ اگست ۱۸۸۲ء تا ۱۹ ستمبر ۱۹۳۹ء، سامی ادیان سے متعلق اس کی تحقیقات کے مجموعے کو Semietische studien uit de nalatenschap van Prof. Dr. A.J. Wensinck ۲۱۲ صفحات پر شائع کیا۔[18]

---

[14] Wensinck, Arend Jan, *Some Aspects of Gender in the Semitic Languages* (Amsterdam: Koninklijke Akademie van Wetenschappen, 1927 CE).

[15] . Wensinck, Arend Jan, *Al-Mu'jam al-mufahras li-alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī: 'an al-kutub al-sitta wa-'an Musnad al-Dārimī wa-Muwaṭṭa' Mālik wa-Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (Leiden: Brill, 1936–1988 CE), 1–8.
Juz' 1. A-Ḥ --
Juz' 2. Khab-Sinnūr --
Juz' 3. Sannam-Ṭa'm --
Juz' 4. Ta'n-Ghamr --
Juz' 5. Ghamz-Karm --
Juz' 6. Karm-Nakl --
Juz' 7. Nakl-Yawm --
Juz' 8. al-Fahāris

[16] . Wensinck, Arend Jan, *The Ideas of the Western Semites Concerning the Navel of the Earth* (Amsterdam: Johannes Müller, 1916 CE), xii, 65.

[17] . Wensinck, Arend Jan, *Arabic New-Year and the Feast of Tabernacles* (Amsterdam: n.p., 1925 CE), 41.

[18] -Badawī, 'Abd al-Raḥmān, *Mawsū'at al-mustashriqīn* (Bayrūt: Dār al-'Ilm lil-Malāyīn, 1993 CE), 417–418.

* 1978ء میں وینسنک کے متاخرین نے اپنے استاد کے افکار کو ۲۲۰ صفحات کی ایک کتاب میں یک جا کر کے Studies of A.J. Wensinck کی صورت میں نیویارک سے شائع کیا۔[19]
* ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۸ء تک تشکیل پانے والے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جو تھیوڈر ہاؤسٹن کی زیر نگرانی بیک وقت انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں شائع ہوتا رہا، ونسنک اس کے ادارتی بورڈ کے رکن تھے۔
* ۱۹۱۸ء میں "اوقیانوس: مغربی سامی کتب کے تناظر میں" ایمسٹرڈیم ہالینڈ سے شائع ہوئی۔
* ۱۹۲۷ء میں ونسنک نے "A Handbook earlier Muslim traditions" شائع کی۔

گویا ونسنک، محض تدریسی پیشہ سے ہی وابستہ نہیں رہے بلکہ سامی تاریخ و ثقافت پر کئی گرانقدر تصنیفات لکھیں جنہیں رائل نیدرلینڈ اکیڈمی آف سائنسز[20] اور بعد ازاں عالمی شہرت یافتہ طباعتی اداروں نے وقتاً فوقتاً شائع کیا، ونسنک ۱۹۱۷ء سے جس کے ممبر بھی رہے۔ اس دوران، ونسنک کی تحقیقات کا محور مسیحی اور اسلامی تصوف رہا۔ مزید براں انہوں نے کئی سریانی کتب کے تراجم بھی کئے۔ مثلاً ۱۹۱۹ء میں Gregory Bar Hebraeus (1226 – 30 July 1286) معروف بہ ابن العبری کی تصنیف Kethabha dhe-Jauna، (The Book of Dove) کا ترجمہ اور ۱۹۲۳ء میں اسحاق النینوی (Isaac of Nineveh) (۶۱۳۔۷۰۰ء) کی صوفیانہ مراسلہ جات پر مشتمل تصنیف "Mystic treatises" کا ترجمہ قابل ذکر ہیں۔[21] اسی طرح گیارہویں صدی کے مشہور ایرانی صوفی علامہ غزالی کے افکارِ تصوف اور مشرق و مغرب کی مسیحی و مسلم صوفیانہ روایت پر، ونسنک کا کام گرانقدر رہے۔

لغاتِ سامیہ، ادیانِ سماویہ بالخصوص دینِ اسلام کا تقابلی مطالعہ، قرآن وحدیث کے متون، وینسنک کی تحقیقی دلچسپی کا میدان رہے۔ ہر چند کہ اشاریۂ احادیث کی صورت میں مرتبہ "المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی" اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تدوین، وینسنک کے محققینِ اسلام کے لیے گرانقدر تحفہ ہیں تاہم بعض اسلامی عقائد اور مضامینِ قرآن کے حوالے سے، وینسنک سے بھی ایسی کئی خطاؤں کا صدور ہوا ہے جو ہمیں دیگر متعصب اور معاند مستشرقین کی تحریرات میں ملتی ہیں۔ اسی بنیاد پر کئی مسلمان اہل قلم نے وینسنک کو متعصب قرار دیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر حسین الہواری کے الفاظ ہیں کہ:

> رُشّح فنسنك لعضوية مجمع اللغة العربية في مصر، ولشدة تعصبه ضد الاسلام تعرض لهجوم ان اخرج فنسنك من عضوية المجمع، وكان السبب في هذا الهجوم قيامه بنشر رأيه في القرآن والرسول، مدعياً ان الرسول الف القرآن من خلاصة الكتب الدينية والفلسفة التي سبقته، ولهذا عُرف بأنه عدو لدود للاسلام ونبيه ﷺ، ومتعصب بكتاباته كما في كتابه عقيدة الاسلام الذي صدر في سنة ۱۹۳۲ء۔[22]

---

[19] . Wensinck, Arend Jan, *Studies of A.J. Wensinck* (New York: Arno Press, 1978 CE), 220.

[20] ۔ ادارے سے متعلق تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: www.knaw.nl

[21] Kurian, George, *The Encyclopedia of Christian Literature* (Lanham: Scarecrow Press, 2010 CE), 2: 385.

[22] Muqaddadī, Fu'ād Kāẓim, *Al-Islām wa shubhāt al-mustashriqīn* (Qum: Majma' al-'Ālamī li-Ahl al-Bayt, 1416 AH), 51.

"وینسنک مصر کی مجمع اللغۃ العربیۃ کے رکن تھے، لیکن اسلام مخالف تعصب اور متشددانہ فکر کی وجہ سے ایک اجلاس میں جھگڑا ہوا کہ وینسنک کو اس کونسل سے خارج کیا جائے۔ اور اس اعتراض اور جھگڑے کی بنیاد وینسنک کی قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کے بارے میں متضاد آراء تھیں جنہیں وہ شائع کر رہے تھے جس میں یہ دعویٰ تھا کہ رسول کریم ﷺ نے ماقبل کتبِ سماویہ اور افکار سے قرآن مجید کو ترتیب دیا ہے۔ اسی رائے پر اصرار اور اپنی کتاب The Muslims Creed میں متعصب تحریروں کی وجہ سے وینسنک اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کے دشمن کے طور پر معروف ہوا"۔

اس فصل میں ہم انہی اہم شبہات اور مشکوک افکار کا جائزہ لیں گے جو ہمیں وینسنک کی تحریرات میں نظر آتی ہیں، تاہم اس سے قبل وینسنک کے اُن اہداف کا جائزہ لینا بھی ضروری ہو گا جو اس کی مشہور تحریرات اور تصنیفی کاوشوں کے پس منظر میں کارفرما ہے اور جس کی طرف کئی مسلمان اہل قلم نے مستشرقین کے ردّ میں اشارہ کیا ہے۔

دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تشکیل و تدوین کے اہداف:

بلاشک وشبہ دائرۂ معارفِ اسلامیہ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) اسلامی موضوعات پر وسیع ترین اور اہم تر استشراقی کاوش ہے اور اس کا سہرا اے۔جے۔ وینسنک کے سر ہے۔ اکثر منصف مزاج محققین اور ماہرین نے اس انسائیکلوپیڈیا کے کئی حصوں کو موضوعِ بحث بنایا ہے اور اس میں شریک مضمون نگاروں کے تعصب، اغلاط، افتراءات اور بے حقیقت مفروضوں پر نتائج اخذ کرنے کی روش کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر محمد مختار المفتی نے اس انسائیکلوپیڈیا کی تشکیل کے حسبِ ذیل مقاصد لکھے ہیں:[23]

* دین اسلام سے متعلق معلومات کو ایک حوالہ جاتی انداز یعنی موسوعہ کی شکل دیتے ہوئے اس میں مسلمان محققین کی بیان کردہ مبادیات اور ان کی تشریحات کی بجائے غیر مسلم مستشرقین کی آراء شامل کر دی جائیں۔ تاکہ نو آموز محققین اس کو معتبر حوالہ سمجھتے ہوئے ثابت شدہ حقائق سمجھیں۔
* اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام و دلائل کی بجائے مَن گھڑت افسانوں کو فروغ وشیوع دیا جائے۔
* انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا اکثر مواد اُن کتب سے ماخوذ ہے جنہیں خود مستشرقین نے تالیف کیا جو صدیوں پرانی خلافِ اسلام استشراقی روایت کی دلیل ہیں۔ کیونکہ اس میں ایسے لوگوں کے مضامین بھی شامل ہیں جنہوں نے محض اُن لوگوں کو پڑھا جو اسلامی دنیا میں کام کرتے رہے یا اپنی حکومتوں کے نمائندے رہے نیز اُن کے افکار کو اپنی زبانوں میں نقل کیا جس کا بعد ازاں عربی ترجمہ کر کے اس موسوعہ میں شامل کیا گیا۔
* اس انسائیکلوپیڈیا کے ناقدین کے زور دار نقد، حواشی اور تعلیقات میں بے ضابطگیوں اور تعصب سے بھرپور مطاعن کو بہت حد تک واضح کیا ہے جس سے اس انسائیکلوپیڈیا کا خلافِ اسلام ہونا اور اس کے مقاصد کو منکشف کرنا اس بھی واضح ہے۔ نیز اس انسائیکلوپیڈیا کا اصل ہدف تو غیر مسلم طلبہ ہیں جو حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں لیکن اس کو ایک حوالہ جاتی ذریعہ سمجھ کر وہ اس پر یقین کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

---

23 Al-Muftī, Muḥammad Mukhtār, *Al-Sīra al-Nabawiyya fī kitābāt al-mustashriq al-Hūlandī Ārınd Jān Finsink*, *Hudā al-Islām* (n.p.: n.p., 1433 AH), 56(8): 92.

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی کے پسِ تصنیف اہداف:

* اولین ہدف یہ سامنے آتا ہے کہ مصادرِ سیرت تک رسائی کو دیگر مستشرقین کے لیے آسان اسلوب میں پیش کیا جائے اور انہیں یکجا کر کے باحثین و محققین کے لیے مزید آسانی پیدا کی جائے۔
* دوسرا ہدف یہ تھا کہ مستقبل کے محققین اور طلبۂ اسلام کی توجہ، سنتِ نبویہ اور سیرت کے مصادرِ اصلیہ کی بجائے استشراقی مراجع کی طرف موڑ دی جائے۔ خصوصاً جبکہ یہ استشراقی مصادر نسبتاً ایک منظم فنی انداز میں بصورتِ انسائیکلوپیڈیا لوگوں کے سامنے موجود ہوں گے تو عام کتب کی بجائے لوگ فنی اعتبار سے اسی کو ترجیح دینے پر مجبور ہوں گے باوجودیکہ اس میں افتراءات، اخطاءات اور اغلاط کی بھرمار ہو۔ اس حوالے سے الشیخ حسام الدین کے الفاظ بہت مناسب ہیں کہ:

’’وكان اخطر عملهم فی مادة(حديث) ومادة(سنة)، لنجد فيها ما يجرح الاسلام و ما يفسد الحقيقة۔ وانهم يقدمون الشبهات فی اساليب يعجزعنها الشيطان، وذلك ما رمى اليه فنسنك وهو الطعن على وجه اشد فی المصدر الثانی بعد كتاب الله وهو السنة النبوية، بل بوصفها البيان لكتاب الله تعالى، فاذا جرى الاعتماد على مراجعهم كان هذا شديد الخطر على الاسلام والأجيال القادمة‘‘۔[24]

سیرتِ نبوی سے متعلق وینسنک کے مغالطے:

اسلامی مبادیات سے متعلق، وینسنک سے عقائد و احکام اسلامیہ کے حوالے سے کئی طرح کے مغالطوں کا ظہور ہوا ہے، آئندہ صفحات میں اس کی کتاب The Muslim Creed کی روشنی میں ان پر مختصر تجزیہ پیش کیا جائے گا، اور ان شبہات کے جوابات چونکہ مسلمان اہل قلم ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں اور یہ براہِ راست ہمارے موضوع سے متعلق بھی نہیں اسلئے ہم ان فکری شبہات، اغلاطِ متن اور کسی حد تک منہجِ تحقیق کے ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

عقائدِ اسلام سے متعلق، وینسنک کے فکری شبہات:

اے۔جے۔ وینسنک نے عقائدِ اسلامیہ کو اپنی خصوصی دلچسپی کا موضوع بنایا اور اس پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development لکھی جو سب سے پہلے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی۔ موجودہ دستیاب نسخہ جسے Routledge نے نیویارک اور کینیڈا سے بہتر صورت میں شائع کیا کی روشنی میں وینسنک کے چند اہم فکری مغالطے درجِ ذیل ہیں۔

☚——**عقائدِ اسلامیہ میں ارتقاء:** یہ کتاب نو(۹) ابواب پر مشتمل ہے جس میں عقائدِ اسلامی میں تاریخی ارتقاء ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اہل اسلام کے عقائد عہدِ نبوی سے دورِ حاضر تک کئی ارتقائی تغیرات کا شکار رہے۔ وینسنک کے نزدیک محمد[ﷺ] نے عقائد کو تشکیل نہیں دیا اور نہ ہی یہ ان کا مزاج تھا اور نہ ہی ان کی مذہبی زندگی کا مقصد کسی طرح کے عقائد متعارف کروانا تھا، چنانچہ ہمیں اسلامی عقائد محمد[ﷺ] کی زندگی میں تلاش نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ان عقائد کی تکمیل میں تین صدیاں لگیں۔ اس کے الفاظ ہیں:

His cast of mind was not that of a law-giver, or that of a philosopher; three centuries were yet to elapse before the juristic and theological system of Islam could be completely worked out.

---

[24]-Al-Muftī, Muḥammad Mukhtār, *Al-Sīra al-Nabawiyya fī kitābāt al-mustashriq al-Hūlandī Ārınd Jān Finsink*, 94.

> In the course of these centuries there would be occasion for it to formulate its creed. We must not seek to find it in Muhammad. Neither his nature, nor the course of his life, can justify us in expecting a creed from him.[25]

اس ضمن میں ان عقائد کی تشریحات جو مختلف مکاتبِ فکر نے پیش کیں، ان کو بنیاد بنا کر ان عقائدِ اسلامی کو متنازعہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے عقائدِ اسلامیہ سے متعلق گویا یہ تصویر پیش کی گئی ہے کہ یہ تاریخی تبدیلیوں اور ارتقاء کے نتیجے میں وہ نہیں ہیں جو ابتداءِ اسلام میں تھے۔ اس ضمن میں، وینسنک امام ابو حنیفہ کی فقہی تشریحات کو عقائدِ اسلام میں پہلا تغیر قرار دیتا ہے؛ اس کے الفاظ ہیں:

> After the first half of the tenth century A.D., in which the Fiqh Akbar II probably originated, several doctors composed creeds of a more or less varying structure.[26]

> "دسویں صدی عیسوی کے پہلے نصف کے بعد، [امام ابو حنیفہؒ کی تالیف] فقہِ اکبر کے بعد بعض یا زیادہ عقائد کی تبدیل شدہ ساخت پر تشریحات لکھی گئیں"۔

☚ ———**قرآن عقائدِ اسلامیہ کے جامع بیان سے خالی ہے:** وینسنک کی رائے میں، قرآن مجید عقائدِ اسلامیہ کے بیان، تشریح اور خلاصے سے خالی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں:

> … the Kuran does not proclaim a compendium of faith that could serve as a characteristic description of Islam, either in contrast with other religions, or as a means of distinction from the peculiar doctrines of the sects.[27]

> "قرآن کسی [عقائد کے حوالے سے] خلاصہ ٔ ایمان کا اعلان نہیں کرتا جسے اسلام کی نمائندہ وضاحتی تعبیر سمجھا جا سکے، یا جو اسے دیگر مذاہب یا مختلف فرقوں کی مخصوص تعبیرات سے ممتاز کر سکے"۔

☚ ———**عقیدۂ توحید میں ابہام:** عقائدِ اسلامیہ میں اول ترین اور اساسی عقیدہ، عقیدۂ توحید کے بارے میں بھی وہ کنفیوژن کا شکار نظر آتا ہے اور تمام تر حقائق کے باوجود وہ قرآن کے بیان کردہ عقیدۂ توحید کو واضح ماننے کے لیے تیار نہیں۔ اس حوالے سے وینسنک لکھتا ہے:

> The idea of the unity of Allah does not occupy so large a place in the earliest parts of the Kuran ; later, however, it occurs many times. Sura cxii has become very popular in the Muhammadan world : " *Say, He is one God; God the everlasting. He begetteth not, and He is not begotten, there is none like unto Him* ". Still, these verses have not the form required for a brief phrase, nor are they elaborate enough for a creed[28].

---

[25] . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development* (New York: Routledge, 2008 CE), 19.

[26] . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 2.

[27] . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 4.

[28] . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 4.

”اللہ کی وحدانیت کا تصور، قرآن کی اولین سورتوں میں زیادہ جگہ حاصل نہیں کر پایا تاہم قرآن کے آخری حصوں میں اسے کئی بار دہرایا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ الاخلاص جو عہدِ محمدی میں بہت مشہور ہوئی؛ ’کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، خدا ہمیشہ رہنے والا ہے [یہ ترجمہ بھی موصوف نے غلط پیش کیا ہے] نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں‘۔ مذکورہ آیات مطلوبہ جامعیت پر پورا نہیں اترتیں اور نہ ہی کسی عقیدہ کی مکمل وضاحت کرتی ہیں“۔

——— **رسالتِ محمدی کی محدودیت:** رسالتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کی عالمگیر رسالت پر بھی وینسنک معترض ہے۔ اس کے نزدیک ہم محمد [ﷺ] کو پیغمبر یا ایک سیاست دان یا دونوں تو کہہ سکتے ہیں تاہم وہ مذہبی فلاسفر ہرگز نہ تھے۔

> We may call him a Prophet, or a politician, or both; he was certainly no religious philosopher[29].

پیغمبرِ اسلام کی رسالت کو بزورِ بازو جزیرۂ عرب تک محدود کرنا چاہتا ہے، وہ لکھتا ہے:

> … the words " I am unto you all the Apostle of God " mean that Muhammad here extends his mission to mankind in general. This extension would, however, contradict other passages of the Kuran, such as sura iv. 169, in which Muhammad calls himself one of the Apostles, their "seal", it is true, but not different from them in other respects. Just as the Apostles were sent to their *Ummas*, so he, as the Arabian Prophet, was sent to Arabia. [30]

”[محمد ﷺ کے] یہ الفاظ ’میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں‘ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے محمد [ﷺ] اپنے مشن کو جملہ انسانیت کی طرف وسعت دے رہے ہیں۔ یہ وسعت اور عالمگیریت قرآن کے دیگر مواقع سے متضاد ہے مثلاً سورہ iv کی آیت ۱۶۹[31] کے مطابق جس میں محمد [ﷺ] نے خود کو نبی کہا بلکہ انبیاء کی مہر قرار دیا۔ لیکن [محمد ﷺ کی رسالت] دیگر انبیاء سے مختلف نہیں ہے جیسے ہر نبی اپنی امت کی طرف بھیجا گیا تو نبیٔ عربی کی حیثیت سے وہ محض عرب کی طرف بھیجے گئے“۔

وینسنک نے دراصل سنوک ہرگرونجی اور بوہل کے اعتراضات سے، مذکور الصدر رائے مستعار لی ہے[32]۔ جن کے مطابق ’العالمین‘ اور ’الناس‘ کو قرآنی مفسرین نے غلط طور پر استعمال کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی عالمگیر رسالت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

---

[29] . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 17.

[30] Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 6.

[31] ۔ یہ حوالہ بھی وینسنک نے غلط درج کیا ہے۔ وینسنک کے دیے گئے حوالے کے مطابق یہ چوتھی سورت سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۶۹ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: **اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚوَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (169)**
جبکہ وینسنک جس کا حوالہ دینا چاہتا تھا وہ سورۂ یونس کی آیت نمبر ۴۷ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: **وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (47)**
بعینہٖ وہ اسی غلط حوالہ دی گئی آیت میں رسول کریم کی ختمِ نبوت کا بھی ذکر کرتا ہے جب کہ وہ اس آیت کی بجائے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: **مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗوَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40)**

[32] . Cf. Snouck Hurgronje, *Mohammedanism*, p. 46, note, who emphasizes the misuse of the term al-'tilamina in the Kuran, and Buhl in *IsIamica*, ii. I35 sqq. Of the limited sense of the term al-nas we shall find an instance, infra, p. 13, note 3.

مختلف المصادر الفاظ میں غلط مناسبت: عربی گرامر اور الفاظ کے معاملے میں بھی وینسنک کئی طرح کے مغالطات کا شکار نظر آتا ہے۔ مثلاً لفظِ "اُمّی" اور "اُمّہ" کے بارے میں وہ لکھتا ہے:

In this connection it is important to consider the term *Ummi*, one of the favourite epithets Muhammad gives himself in the Kuran. Later writers usually explained this term as meaning "illiterate" and connected it with the problem of Muhammad's ability to read and write. *Umma* conveys the meaning of "people". When the term is used in a religious sense it means community; …. When Muhammad called himself *Ummi*, he meant thereby that he was the Arabian Prophet of the gentiles, speaking to the gentiles to whom no Apostle had ever been sent before.[33]

"[رسالت محمدی کی عالمگیریت کے تناظر میں] یہ بات قابل توجہ اور اہم ہے کہ 'اُمّی' کی اصطلاح محمد [ﷺ] کا پسندیدہ خطاب تھا جو انہوں نے خود کو قرآن میں دیا۔ بعد ازاں مفسرین نے اس اصطلاح کا معنی 'اَن پڑھ' بیان کیا اور اسے محمد [ﷺ] کی پڑھنے اور لکھنے کی عدم صلاحیت سے جوڑا۔ جبکہ 'اُمہ' کا مطلب ہے 'لوگ'۔ جبکہ مذہبی معنوں میں 'اُمہ' ایک معاشرے اور کمیونٹی کو کہتے ہیں۔ جب محمد [ﷺ] خود کو اُمّی کہلواتے تھے تو اس کا مطلب تھا عربی النسل لوگوں کا رسول۔ یعنی ایسے غیر یہودی عرب لوگ جن کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا"۔

مذکور الصدر اقتباس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وینسنک نے کس طرح دو مختلف المصادر الفاظ کو باہم گڈمڈ کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی رسالت کی جامعیت اور عالمگیریت پر اعتراض کیا ہے نیز ان الفاظ کی مَن چاہی وضاحت کرتے ہوئے پڑھنے والوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

قرآنِ عربی، فقط عربوں کے لیے: رسالتِ نبوی کو بزعمِ خود، محدود کرنے کے بعد، قرآن مجید کو بھی وہ عالمی ہدایت نامہ ماننے کی بجائے اسے ماقبل کتبِ ساویہ سے ماخوذ قرار دیتا ہے[34]۔ نیز قرآن مجید کے الفاظ "عربیٌ مبین" کو بنیاد بنا کر وہ کہتا ہے جب قرآن نے خود کہا ہے کہ یہ عربی میں ہے تو ظاہر ہے یہ عرب لوگوں کے لیے ہی ہو گا۔ اس کے الفاظ ہیں:

In the same sense Muhammad emphasizes that the Kuran is an " Arabian book" or an " Arabian verdict" .[35]

"بعینہٖ محمد [ﷺ] نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن ایک عربی کتاب یا عربی ہدایت نامہ ہے"۔

شاہانِ عالم کو لکھے گئے مکتوباتِ نبوی پر شک کا اظہار: وینسنک نے مکتوباتِ نبوی کو بھی شکوک و شبہات کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

Here it reaches its most characteristic expression in the story of how Muhammad sent letters to the Great Powers of his time, the Emperor at Byzantium (*Qaisar*), the King of Persia (*Kisra*), the Negus of Abyssinia (*al-Najashi*), the Governor of Egypt (*al-*

33 . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 6.

34 ۔ تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہو:

Al-‘Uqayqī, Najīb, *Al-Mustashriqūn* (Al-Qāhira: Dār al-Ma‘ārif, 1980 CE), 4.

35 . Al-‘Uqayqī, Najīb, *Al-Mustashriqūn*, 6.

Mukawkis), inviting them to embrace Islam. These letters are, however, of a doubtful authority, if indeed they are not wholly legendary. Signora Dr. Vacca is probably right in supposing that these and similar tales were invented to furnish the Prophet's exequatur for the conquerors who conducted the Muhammadan armies to the four quarters of the world.[36]

"[رسالتِ محمدی کو عالمگیریت دینے کی کہانی] یہاں اپنے کرداری وسعت کو پہنچتی ہے جب محمد[ﷺ] نے اپنے وقت کی عظیم قوتوں کے فرمانرواؤں؛ بازنطینی سلطنت کے قیصر، شاہِ فارس کسریٰ، نجاشیٔ حبشہ اور گورنرِ مصر مقوقس کو قبولِ اسلام کے لیے خطوط ارسال کیے۔ یہ خطوط گو کہ ان کی استنادی حیثیت مشکوک ہے تاہم یہ مکمل طور پر افسانوی نہیں ہیں۔ اس ضمن میں سِگنوراواکا یہ مفروضہ حق بجانب لگتا ہے کہ یہ اور اس طرح کی کہانیاں، عالمی قوتوں جنہوں نے محمدی فوجوں کو چاروں اطراف میں اُلجھا رکھا تھا، اُن تک پیغمبرانہ اختیارات کو وسعت دینے کی شعوری کوششوں کی تکمیل کے لیے ایجاد کی گئیں"۔

بعد از وصالِ نبوی ارتداد اور معاہدات کی حیثیت: رسول کریم ﷺ کی وفات حسرتِ آیات کے بعد مدینہ سے باہر کچھ قبائل کا مرتد ہونا اور اسلامی حکم زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کا اظہار، ونسنک کے نزدیک، ایک فطری ردِ عمل تھا کیونکہ ان قبائل کو طاقت کے زور پر مسلمان کیا گیا تھا[37]۔ مزید براں دیگر قبائل کے ساتھ نبوی معاہدات، وفاتِ نبی کے ساتھ ہی اپنی میعاد کو پہنچ کر غیر موثر ہو گئے کیونکہ یہ معاہدات 'حاکمِ مدینہ' اور ان قبائل کے مابین تھے چنانچہ 'حاکمِ مدینہ' کی وفات کے ساتھ یہ اپنے اختتام کو پہنچے۔

large part of This view is confirmed by the attitude assumed by a death. . . . Which had the "*islamized*" tribes after Muhammad's an act that was rather of a political nature and become current for also was an economic revolt. Obviously there was no probably bonds desire to sever the religious bonds with Madina, since the with Muhammad were too loose to be felt. The contracts concluded agreements made between had been regarded by the tribes as being the community in Madina; with his themselves and the leader of [38].these agreements had ceased death the validity of

"محمد[ﷺ] کی وفات کے بعد، زبردستی اسلامیائے گئے قبائل کی ایک معتد بہ تعداد کا رویہ اس موقف کی بھی تائید کرتا ہے، نیز یہ بھی ظاہر کرتا ہے ان قبائل کی عارضی تائید مذہبی کی بجائے سیاسی اور معاشی تھی جس کی وجہ سے ان قبائل نے

---

[36] . Al-'Uqayqī, Najīb, *Al-Mustashriqūn*, 6,7

[37] ۔ اسلام کے بزورِ تلوار پھیلنے کو ونسنک نے بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، اس کے الفاظ ہیں:

The enforcement of this obedience on the peoples of the Eastern world at the point of the sword was justified by the tradition: "I am ordered to make war on people, till they say : There is no God but Allah". (Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 19.)

[38] . Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 12.

اپنا ردعمل [بصورتِ ارتداد] ظاہر کیا۔ یقیناً ریاستِ مدینہ کے ساتھ یہ ربط و تعلق مذہبی نہیں تھا اسی لیے یہ تعلقات انتہائی کمزور محسوس کیے گئے۔ نیز ان قبائل کی طرف سے محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے ساتھ کئے گئے معاہدات بھی 'حاکمِ مدینہ' کے ساتھ تھے جو اُن کی وفات کے ساتھ غیر موثر ہو گئے"۔

یہ اعتراض یا تو تجاہلِ عارفانہ کا نتیجہ ہے یا پھر واقعتاً بے خبری کا۔ کیونکہ ریاستوں اور قوموں کے مابین معاہدات کسی فرد نہیں بلکہ ان اقوام کے جملہ افراد اور ان کی شناخت کے ساتھ ہوتے ہیں اور کسی ایک فرد کی موت یا معزولی سے وہ غیر موثر نہیں ہوتے ورنہ تو بین الاقوامی معاہدات کو ہر دوسرے دن دوہرانا پڑے۔ نیز "large part of the "islamized" tribes" کا جملہ بھی بے بنیاد ہے کیونکہ اولاً تو معتدبہ تعداد کی بجائے محض یمامہ کے ایک قبیلہ نے ارتداد کا ارتکاب کیا نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت کے زور پر نہیں بلکہ سفارتی ذرائع سے ایک حالات بنائے جس کی وجہ سے قبائل ایک کے بعد ایک دین اسلام میں داخل ہوتے گئے۔

☛——**پیغمبرِ اسلام [صلی اللہ علیہ وسلم] کا نامزدگی خلیفہ سے اغماض:** وینسنک نے اس بات کو بھی استفہامیہ اور اندازِ شبہ میں ذکر کیا ہے پیغمبرِ اسلام کا اپنی زندگی میں اپنا نائب اور خلیفہ مقرر نہ کرنا بھی حقیقت سے اغماض تھا اور اپنی وفات کے بعد کے مسلمانوں اور مدنی معاشرے کے بارے میں گویا ایک لحاظ سے تغافل تھا۔ اس کے الفاظ ہیں کہ

> Muhammad had neglected to nominate a successor or vicegerent, or had deliberately refrained from doing so. No single man in Arabia could tell what would become of the community of Madina from the day when Muhammad should die. Could anyone expect that the numerous tribes would be willing to follow the doubtful authority of the new leader of a community entering a critical, or possibly fatal, phase of its career[39]?

"محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] اپنا نائب اور خلیفہ نامزد کرنے کو نظر انداز کیا اور ایسا انہوں نے جان بوجھ کر کیا۔ اُس وقت کے عرب کا کوئی فرد نہیں بتا سکتا تھا کہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کی وفات کے بعد مدنی معاشرے کا کیا بنے گا؟ کیا کوئی بھی یہ توقع کر سکتا تھا کہ متعدد قبائل، ایسی ریاست جو ایک نازک بلکہ ممکنہ طور پر ناکام مرحلہ میں داخل ہو رہی تھی، اس کے کسی نئے قائد کی مشکوک اور کمزور قیادت کی اطاعت کے کیسے خواہشمند ہو سکتے تھے؟"

☛——**پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر و ذہانت پر اعتراض:** رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شخصی اعتراضات، قدیم استشراقی رویہ ہے۔ تھیوڈر نولڈکے اور گولڈزیہر کی تحریریں اس سے بھری پڑی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی ایسی کوششوں کا محاکمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"زمانے کے تغیر کے ساتھ مغرب میں دورِ دانش کی ہوا چلی تو انھوں نے اپنی حکمت عملی بدلی اور علمی بنیادوں پر سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات اٹھانا شروع کیے (لیکن) نہایت کم زور اور فرضی دلائل کے ساتھ۔ ہر بری بات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا: صنمیات وضع کیں، چڑیا اور چڑے کی کہانیاں گھڑیں، وحوش و بہائم کی دل خراش داستانیں ترتیب دیں۔ کنویں کا افسانہ تراشا، بیماری کے قصے تیار کیے، نزولِ وحی کی کیفیات کو صرع سے تعبیر کیا اور وحی کو لاشعوری واہمہ

---

39. Wensinck, Arend Jan, *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*, 12.

ٹھیرایا، تعدد ازواج کو نفس پرستی پر محمول کیا، آپ ﷺ کی تنگی و ترشی کو عیش و عشرت سے تعبیر کیا، اسلام کو پر تشدد مذہب ثابت کیا اور نبی ﷺ کو اس کا علم بردار، چنگیز کے اسلاف سے تعلق ثابت کرنے کے لیے خراسان کی وطنیت موسوم کی، ہسپانیہ کے مفروضہ سفر کے اہتمام کیے، راہبوں سے نام نہاد تعلیم کے حصول کے ڈھول پیٹے، عیسائی فوج میں تربیت کی داستان تراشی، فرضی حکم رانوں کے خون کا الزام رکھا، عیسائی عہدہ داری اور الوہیت کی تہمت دھری، پھر جو کروٹ بدلی تو جہنم کے شیاطین کو بھی پناہ مانگنے پر مجبور کر دیا۔ منفی جذبات ہمیشہ انصاف کا خون کرتے ہیں۔ مغرب کو حقائق کا علم ہو چکا ہے، لیکن تعصب اور دشمنی ابھی تک ذہن سے چمٹے ہوئے ہیں"۔[40]

اسطرح کیفیتِ وحی کو مستشرقین نے [نعوذ باللہ] "مرگی کا دورہ" قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ خدائی جلوے اور کلام خدا کو برداشت کرنا انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ کسی پیغمبر کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی اہتمام اور نگرانی میں اس بات کے لیے تیار کرتا ہے کہ وہ اس کے پیغام کو وصول کر کے آگے پہنچا سکے۔ مستشرقین، باوجود اس کے کہ حضرت موسیٰ کے واقعے میں کوہ طور پر تجلی رب سے قوم موسیٰ کی موت اور حضرت موسیٰ کے بے ہوش ہونے پر یقین رکھتے ہیں، لیکن حضرت محمد ﷺ پر کیفیات وحی کو مرگی سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض مغرب زدہ مسلمان سکالر بھی جو مغرب سے آنے والی ہر چیز کو معیاری سمجھتے ہیں، مستشرقین کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ محمد حسین ہیکل نے اپنی کتاب۔۔ "حیات محمد" میں ایک مصری دانش ور کے خط سے اقتباس نقل کیا ہے جو مستشرقین کی تحقیقات کے اس نتیجے کے قائل تھے۔ انھوں نے لکھا ہے:

> He says that the investigations of the orientalists have established that the Prophet suffered from epilepsy, that the symptoms of the disease were all present in him and that he used to lose consciousness, perspire, fall into convulsions and sputter. After recovering from such seizures, the claim continues, Muhammad would recite to the believers what he then claimed to be a revelation from God, whereas that was only an aftereffect of the epileptic fits which he suffered.[41]

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مستشرقین کے پروپیگنڈے کے اثرات کس حد تک لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ کوئی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا کہ حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر صرف نچلے طبقے کے چند غریب لوگ ایمان نہیں لائے تھے، بلکہ عرب کے عظیم دانش ور، شاعر، خطیب، سپہ سالار، طبیب، فلسفی، علمائے یہود و نصاریٰ بھی ایمان لائے تھے اور زندگی بھر آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ ان میں سے کسی کو کبھی آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی کیفیت میں مرگی یا کسی اور بیماری کی جھلک نظر نہیں آئی۔ اسی طرح اس دور کے مخالفین نے بھی آپ پر ہر طرح کی الزام تراشی کی لیکن اس کیفیت کو مرگی قرار نہیں دیا۔ اس مرض اور اس سے متاثرہ مریض کے بارے میں اہل علم و فن نے بہت کچھ لکھا ہے جن میں سے کوئی کیفیت بھی آپ پر لگائے گئے اس الزام کی تائید نہیں کرتی۔

---

[40] .Jīlānī, ʻAbd al-Qādir, *Islām, Payghambar-e-Islām aur mustashriqīn-e-maghrib kā andāz-e-fikr* (n.p.: n.p., 2007 CE), 162, 319.

[41] .Haykal, Muḥammad Ḥusayn, *The Life of Muhammad*, trans. Ismāʻīl Rāzī A. al-Faruqī (n.p.: n.p., n.d.), 38.

اے جے وینسنک رسول کریم ﷺ کی سیرت کے حوالے سے انہی مستشرقین سے متاثر نظر آتے ہیں۔ وینسنک نے فکری طور پر جن لوگوں کی فکر اپنا مصدر بنایا ہے ان میں ڈیوڈ سیموئیل مار گولیتھ[42]، ہینری لامینز[43]، رینالڈ اے نکلسن[44] ڈی کاسٹرے وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ وینسنک نے دراصل اسی پس منظر میں رسول کریم ﷺ کی ذہانت و فطانت اور قوتِ فکر و خیال کو نشانہ بناتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ

أن ذكاء محمد ﷺ وخياله المتوقد، هما اللذان كانا وراء ما جاء به من دعوته۔[45]

"(نعوذ باللہ) رسول کریم ﷺ کی ذہانت اور ان کے خیالات مشکوک حد تک سرگرم تھے جو ان کی پیش کی جانے والی دعوت کے برخلاف کچھ اور تھے"۔

مذکورہ شبہے کا تکرار ہمیں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مختلف مضامین میں ملتا ہے جسے ولندیزی مستشرق سنوک گرونجی نے اپنے مقالہ 'ابراہیم' میں بار بار دہرایا ہے۔ حضرت ابراہیم کے پس منظر میں وینسنک نے بھی اسی اعتراض کو ان الفاظ میں دہرایا ہے:

ان محمداً كان قد اعتمد على اليهود في مكة، ـــــــ فلم يكن له بدّ من ان يلتمس غيرهم ناصراً، وهناك هداه ذكاء محمد الى شأن جديد لأبي العرب ابراهيم، وبذلك استطاع أن يخلص من يهودية عصره ليصل حبله بيهودية ابراهيم۔

"کہ محمد[ﷺ] مکہ میں یہودیوں پر اعتماد کرتے تھے ـــــــ چنانچہ محمد[ﷺ] انہی سے فکری مدد لینے میں محتاج تھے۔ یہاں سے محمد[ﷺ] کی ذکاوت کا ابو العرب ابراہیم[علیہ السلام] کے حوالے سے نئی سوچ کا اندازہ ہوتا ہے۔ نیز اس طرح انہوں نے خود کو اپنے زمانے کے یہودی اثر سے نکالنے کی کوشش کی تاکہ ان کا نسب ابراہیم تک پہنچ سکے"۔

اس اعتراض کے بے بنیاد ہونے کے لیے محض اتنا کافی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے کی مذہبی و فکری تقسیم کی تاریخ کو دیکھ لیا جائے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ رسول کریم ﷺ کے اعلانِ بعثت کے بعد مکہ میں مشرکین اور مکہ سے باہر یہودی سب سے پہلے حریف اور دشمن تھے۔ نیز مشرکینِ مکہ اور یہودِ یثرب کے مابین خفیہ تعلقات بھی تاریخ کا حصہ ہیں اور اسی پس منظر میں سورۃ المائدۃ کی اِس آیت کا نزول بھی قابلِ توجہ ہے جس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔[46]

---

[42] "David Samuel Margoliouth," Wikipedia, https://en.wikipedia.org/wiki/David_Samuel_Margoliouth.

[43] . "Henri Lammens," Wikipedia, https://en.wikipedia.org/wiki/Henri_Lammens.

[44] "Reynold A. Nicholson," Wikipedia, https://en.wikipedia.org/wiki/Reynold_A._Nicholson.

[45] Al-Muftī, Muḥammad Mukhtār, *Al-Sīra al-Nabawiyya fī kitābāt al-mustashriq al-Hūlandī Ārind Jān Finsink*, *Hudā al-Islām* (n.p.: n.p., 1433 AH), 56(8): 96.

[46] Al-Mā'ida, 5:98.

"تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا، اور تو سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں سے ان لوگوں کو پائے گا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں، یہ اس لیے کہ ان میں علماء اور درویش ہیں اور اس لیے کہ وہ تکبر نہیں کرتے"۔

☚ ـــــ **ابراہیم کی شخصیت اور پیغمبرِ اسلام:** انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی پہلی جلد مطبوعہ ۱۹۱۳ء میں وینسنک نے اپنے ایک مضمون میں مشکوک اور اسلام کے عمومی تصور کے بر خلاف لفظِ "ابراہیم" اور "کعبہ" کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ لفظِ ابراہیم کے تحت وینسنک لکھتا ہے کہ قرآن کی مکی آیات میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے ذکر نہیں کیا گیا۔

نیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کی شخصیت کا انتخاب بھی بڑا سوچ سمجھ کر کیا تھا تا کہ خود کو اُن سے منسوب کر سکیں۔ بعد ازاں سنوک نے بھی ابراہیم کے حالات پر مشتمل اپنے آرٹیکل میں اسی فکر کو اپناتے ہوئے لکھا ہے کہ:

إنّ القرآن لم يحفل بإبراهيم، ولم يذكر أبوّته لإسماعيل ولا أبوّته للإسلام، إلّا في السور المدنيّة۔

اسی طرح کعبہ سے متعلق اُس کے الفاظ ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی جوانی میں کعبہ کی حیثیت و اہمیت سے نابلد تھے۔

وینسنک نے یہ بے بنیاد بات بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہے کہ مکی دور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اجتماعی عبادات، یعنی قبل از بعثت بتوں کی اجتماعی پوجا سے الگ نہیں رہتے تھے بلکہ اس میں شریک رہتے تھے۔[47]

احکام اسلامیہ سے متعلق افکار:

تحریمِ خمر[48] کے بارے میں وینسنک کے الفاظ یہ ہیں:

"ولم يكن تحريم الخمر في برنامج النبي مُنذ البداية، بل نحن نجد في الآية (٦٧) من سورة النحل مدحاً في الخمر بوصفها آية من آيات الله للناس۔۔۔ بيد أن عواقب السكر قد ظهرت على الصورة التي بيّنا، فدفع ذلك النبي الى أن يغيّر من اتجاهه"۔

حاصل بحث:

بلاشبہ وینسنک کی تحقیقی خدمات غیر معمولی ہیں بالخصوص اشاریۂ حدیث کی تیاری اسلامی اکادمیات میں قابل ذکر اضافہ ہے۔ البتہ جہاں تک اس کے منہج تحقیق کا تعلق ہے تو اس میں درج ذیل سقم عیاں ہیں:

* وینسنک قرآنی آیات کے فلسفۂ تکرار کو سمجھنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ وہ اس تکرار کو تضاد سمجھ کر اعتراض کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مثلاً عقیدۂ توحید کے بیان میں وہ سورۃ الاخلاص، آیت الکرسی اور وحدانیتِ اللہ سے متعلق دیگر آیات کو ذکر کر کے ان میں عقائد کی بیانیہ ترتیب کو

---

[47].Al-Jundī, Anwar, *Al-Mawsū'āt al-gharbiyya min akhṭar a'māl al-taghrib wa al-ghazw al-thaqāfī*, *Minār al-Islām* (n.p.: n.p., n.d.), 11(6).

[48] ۔'القاموس المحیط' کے مصنف جناب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) کا کہنا ہے: "خمر 'وہ ہے جو انگوروں کے رَس سے کشید کی جائے، یا یہ عام (جو کسی بھی پھل سے بنائی جائے) ہے، حقیقت میں اسے عموم پر رکھنا ہی زیادہ راجح ہے، کیونکہ جب یہ حرام ہوئی تو مدینہ میں انگوروں سے شراب کا تصور نہیں تھا بلکہ وہ تو کچی پکی کھجوروں سے ہی شراب بناتے تھے۔"
Fīrūzābādī, Majd al-Dīn, *Al-Qāmūs al-Muḥīṭ* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, n.d.), under "Khamr"

تضاد پر محمول کرتے ہوئے یہ رائے اختیار کرتا ہے کہ اسلامی عقائد کے حوالے سے قرآن کسی ایک جگہ بھی جامع انداز میں مسلمانوں کے عقائد کو بیان کرنے سے قاصر رہا ہے۔

* بعینہٖ وہ احادیثِ نبویہ کے معاملہ میں بھی اختلافِ روایات سے پریشان ہو کر الفاظ اور روایوں کے مختلف ہونے کو عقائدِ اسلام کی کنفیوژن قرار دیتا ہے۔ اس کی کتاب The Muslim Creed کا دوسرا باب ارکانِ اسلام کے حوالے سے مروی مختلف روایات کے لفظی اختلاف کو بنیاد بنا کر ان عقائد کی سند پر شک کا اظہار کرتا ہے۔
* عقائد اسلامیہ کے بارے میں وینسنک کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ عقائد قرآن، احادیث اور مکتوباتِ نبوی میں ایک جیسے اور ایک ترتیب کے ساتھ کیوں ذکر نہیں کیے گئے؟ جبکہ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کسی غیر مسلم کو مخاطب ہوئے تو اس کے لحاظ سے اور جب کسی مسلمان، جس میں آپ نے کسی عقیدے یا عمل میں کمی دیکھی، موقع کی مناسبت سے تنبیہ بھی فرمائی اور عقائد کا ذکر بھی کیا۔ وینسنک نے جملہ اعتراضات میں اس نبوی حکمت کو فراموش کیا ہے۔
* وینسنک قرآنی آیات کے حوالہ جات ذکر کرنے میں بھی تسامح کا شکار ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/ کتابیات

* Badawī, ʻAbd al-Raḥmān. *Mawsūʻat al-Mustashriqīn*. Bayrūt: Dār al-ʻIlm lil-Malāyīn, 1993.
* Wensinck, Arend Jan. *A Handbook of Early Muhammadan Tradition, Alphabetically Arranged*. Leiden: E.J. Brill, 1971.
* Wensinck, Arend Jan. *Arabic New-Year and the Feast of Tabernacles*. Amsterdam: n.p., 1925.
* Wensinck, Arend Jan. *Concordance et indices de la tradition musulmane: Les six livres, le Musnad d'al-Darimi, le Muwatta' de Malik, le Musnad de Ahmad ibn Hanbal*. Leiden: Brill, 1936–1988.
* Wensinck, Arend Jan. *La pensée de Ghazzālī*. Paris: n.p., 1940.
* Wensinck, Arend Jan. *Legends of Eastern Saints: Chiefly from Syriac Sources*. Piscataway, NJ: Gorgias Press, 2005.
* Wensinck, Arend Jan. *Muhammad and the Jews of Madina*. Freiburg im Breisgau: K. Schwarz, 1975.
* Wensinck, Arend Jan. *Semietische Studiën uit de nalatenschap*. Leiden: A.W. Sijthoff, 1941.
* Wensinck, Arend Jan. *Some Aspects of Gender in the Semitic Languages*. Amsterdam: Koninklijke Akademie van Wetenschappen, 1927.
* Wensinck, Arend Jan. *Some Semitic Rites of Mourning and Religion: Studies on Their Origin and Mutual Relation*. Amsterdam: Johannes Müller, 1917.
* Wensinck, Arend Jan. *Studies of A.J. Wensinck*. New York: Arno Press, 1978.
* Wensinck, Arend Jan. *The Ideas of the Western Semites Concerning the Navel of the Earth*. Amsterdam: Johannes Müller, 1916.
* Wensinck, Arend Jan. *The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development*. London: Frank Cass, 1965.
* Wensinck, Arend Jan. *The Ocean in the Literature of the Western Semites*. Wiesbaden: Sändig, 1968.